مولانا محمد اکرم کاشمیری
مدیر مسؤل ماہنامہ الحسن لاہور

شیخ الحدیث حضرت مولانا
ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی رحلت ایک عظیم سانحہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث اور ممتاز عالم دین آفاقی شہرت کے حامل محدث جامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے تربیت یافتہ اور ہزاروں علماء ومشائخ کے محبوب استاد حضرت مولانا شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نوراللہ مرقدہ گزشتہ دنوں جمعۃ المبارک کی آخری ساعت میں اس دنیا ناپائیدار کو الوداع کہتے ہوئے عالم حقیقی اور جاودانی کی طرف رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عالم اسلام ایک سایہ سے محروم ہوا

مولانا کی رحلت صرف دارالعلوم حقانیہ ہی کے لیے نہیں بلکہ ہزارہا دینی مدارس اور جامعات کے لیے یقیناً ناقابل تلافی نقصان ہے۔ یہی نہیں بلکہ عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمان اہل علم وذوق اس عظیم ہستی کے سایہ عاطفت سے محروم ہوگئے ہیں۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اہل علم دنیا سے بڑی تیزی کے ساتھ اٹھتے چلے جائیں گے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قرآن وحدیث کا علم بھی اٹھ جائیگا۔ قرآن وحدیث باقی نہیں رہیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن بھی باقی رہیگا اور حدیث بھی موجود ہوگی لیکن اس کے جاننے والے اور اس پر عمل کرنے والے نہیں رہیں گے۔

آج جب ہم اس قحط الرجال کے دور میں اپنے دائیں بائیں نظر ڈالتے ہیں تو دور دور تک ہمیں یہ شمع فروزاں نظر نہیں آتے۔ علماء کرام کا نہ صرف یہ کہ وجود اٹھتا جارہا ہے بلکہ ان کے علوم وفیوضات کے چراغ بھی گل ہوتے جارہے ہیں۔ کسے خبر تھی کہ دارالعلوم حقانیہ کا یہ عظیم چراغ بھی گل ہوجائیگا۔

عجز، انکساری اور شفقت

ڈاکٹر صاحب کا شمار یقیناً ان چند ہستیوں میں ہوتا ہے جن پر عالم اسلام کو یقیناً فخر تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو

اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ان میں سے ایک آپ کا عجز وانکساری بھی تھا۔طلباء کے ساتھ آپ کا معاملہ انتہائی مشفقانہ ہوتا تھا۔جب تک کسی طالب علم کی تسلی نہ ہوجاتی ڈاکٹر صاحب مسلسل اس کی تشنگی کو دور کرنے کے لیے اپنی تمام تر توانیاں صرف فرمادیتے تھے۔سنا ہے کہ حضرت مدنی (شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ) اپنے ایسے بعض ممتاز ذہین اور محنتی طلباء کے لیے وقت مقرر کردیتے تھے کہ اس وقت میں فلاں طالب علم کے سوال کا جواب دینا ہے۔ایسے ہی طلباء میں اس مدیر ''الحسن'' کے ماموں ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی نذیر حسین رحمہ اللہ بھی تھے جو شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی نوراللہ مرقدہ حضرت مدنی کے اس طریقہ کار کو من کل الوجوہ اپناتے تھے۔

خانوادہ شیخ الحدیث سے تعلق ومحبت

یہ حضرت شیخ الحدیث وبانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا عبدالحقؒ کے دامن عقیدت سے وابستہ تھے اور ان سمیت دارالعلوم حقانیہ کے تمام ذمہ داران اور مسئولین کا تہہ دل سے ادب واحترام کرتے تھے۔خصوصاً دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ عالی کے ساتھ انتہائی پیار وشفقت کا معاملہ فرماتے تھے اوران کے علم تقویٰ اور زہد کے بھی قائل تھے۔اس کا اندازہ آپ اس خط سے بھی لگاسکتے ہیں جو حضرت ڈاکٹر صاحبؒ نے مولانا کو آخری لمحات میں لکھا تھا جسکی تفصیل مولانا سمیع الحق صاحب کے مضمون میں ملاحظہ فرمائیں۔

ناقابل فراموش ہستی

حضرت شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ کے بارے میں لکھنے والے لکھتے رہیں گے اور پڑھنے والے پڑھتے رہیں گے ڈاکٹر صاحب کا وجود مسعود کوئی ایسی ماضی نہیں ہے جس کو بھلایا جاسکے۔

جوں جوں وقت گزرتا چلا جائیگا ڈاکٹر صاحب مرحوم ومغفور کی یادوں کے گلدستے سے آنیوالی مہک میں اضافہ ہوتا رہیگا۔

ایک مشہور صحافی جناب حامد میر نے ان کے انتقال پرملال پر جس محبت بھرے اور والہانہ انداز حقیقت پر مبنی ایک کالم روزنامہ جنگ کی قریبی اشاعت میں لکھا ہے وہ نابالغ میڈیا کے لئے ایک تازیانہ تربیت ہے۔

جناب حامد میر نے اپنے اس کالم میں 'ایک درویش کا سفر آخرت'' کے نام سے حضرت ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے بارے میں بڑے واضح اور عقیدت مندانہ جذبات کا اظہار فرمایا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔